السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ابلیس جن تھا یا فرشتہ؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب دیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَإِذ قُلنا لِلمَلـٰئِكَةِ اسجُدوا لِءادَمَ فَسَجَدوا إِلّا إِبليسَ كانَ مِنَ الجِنِّ فَفَسَقَ عَن أَمرِ رَبِّهِ... 50 ... سورة الكهف

(اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا: آدم کو سجدہ کرو تو انھوں نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے، وہ جنوں میں سے تھا، پس اس نے اپنے رب کے حکم کی نافرمانی کی۔ (الکھف: ۵۰)

اس آیت کا ترجمہ کرتے ہوئے شاہ ولی اللہ الدہلوی نے لکھا:

(ویاد کن چون گفتیم بر فرشتگاں سجدہ کنید آدم را پس سجدہ کردند مگر ابلیس بود از جن پس بیرون شد از فرمان پروردگار خود'' (ص ۳۶۱''

(شاہ عبدالقادر دہلوی نے لکھا: ''اور جب کہا ہم نے فرشتوں کو، سجدہ کرو آدم کو، تو سجدہ کر پڑے مگر ابلیس۔ تھا جن کی قسم سے سو نکل بھاگا اپنے رب کے حکم سے۔'' (ص ۳۶۱

(اشرف علی تھانوی دیوبندی نے لکھا: ''اور جبکہ ہم نے ملائکہ کو حکم دیا کہ آدم کے سامنے سجدہ کرو سو سب نے سجدہ کیا بجز ابلیس کے وہ جنات میں سے تھا سو اس نے اپنے رب کے حکم سے عدول کیا۔'' (بیان القرآن ج ۶ ص ۱۲۴

(احمد رضا خان بریلوی نے لکھا: ''اور یاد کرو جب ہم نے فرشتوں کو فرمایا کہ آدم کو سدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا سوا ابلیس کے قوم جن سے تھا تو اپنے رب کے حکم سے نکل گیا۔'' (ص ۴۷۹

پیر محمد کرم شاہ بھیروی بریلوی نے لکھا: ''اور یاد کرو جب ہم نے حکم دیا فرشتوں کو کہ سجدہ کرو آدم کو پس سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے۔ وہ قوم جن سے تھا۔ سو اس نے نافرمانی کی اپنے رب کے حکم کی۔'' (ضیاء القرآن ج ۳ ص ۳۴)

اس آیت کریمہ سے صاف ثابت ہوا کہ ابلیس (بڑا شیطان) جنات میں سے تھا۔

(پیر محمد کرم شاہ بھیروی نے لکھا: ''ان الفاظ سے بتا دیا کہ ابلیس فرشتہ نہیں تھا بلکہ جن تھا۔'' (ضیاء القرآن ج ۳ ص ۳۴ حاشیہ: ۷۵

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«خلقت الملائكة من نور وخلق ابليس من نار السموم وخلق آدم عليه السلام مما قد وصف لكم»

فرشتوں کو نور سے پیدا کیا گیا ہے اور ابلیس کو جھلسانے والی آگ کے سیاہی مائل تیز شعلے سے پیدا کیا گیا ہے اور آدم علیہ السلام کو اس (مٹی) سے پیدا کیا گیا ہے جس کی حالت تمہارے سامنے بیان کر دی گئی ہے۔ (کتاب التوحید لابن مندہ ج ۱ ص ۲۰۸ ح ۶۳، نیز دیکھئے صحیح مسلم: ۲۹۹۶[۷۴۹۵])

مشہور تابعی حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: ''ما كان إبليس من الملائكة طرفة عين قط وإنه لأصل الجن كما أن آدم عليه السلام أصل الإنس'' ابلیس کبھی بھی فرشتوں میں سے نہیں تھا۔ جس طرح آدم علیہ السلام انسانوں کی اصل (ابتدا) ہیں (اسی طرح ابلیس جنوں کی اصل (ابتدا) ہے۔ (تفسیر طبری ۱/۱۷۹، ۱۵/۱۷۰ وصححہ ابن کثیر فی تفسیرہ ۴/۲۲۲، الکھف: ۵۰، کتاب العظمة لابی الشیخ ۵/۱۶۸۱ ح ۱۱۲۹، وسندہ صحیح

اس تحقیق کے مقابلے میں درج ذیل علماء کے نزدیک ابلیس ملائکہ (فرشتوں) میں سے تھا۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ۱

كان إبليس اسمه عزازيل وكان من أشرف الملائكة من ذوي الأربعة الأجنحة ثم ابليس بعد'' ابلیس کا نام عزازیل تھا وہ چار پروں والے بلند رتبہ ملائکہ (فرشتوں) میں سے تھا پھر اس کے بعد وہ ابلیس (شیطان) بن گیا۔ (تفسیر ابن ابی حاتم'' ۱/۸۴ ح ۳۶۱ وسندہ صحیح)

(قتادہ (تابعی) رحمہ اللہ نے فرمایا: ابلیس ملائکہ (فرشتوں) کے اس قبیلے میں سے تھا جسے جن کہتے ہیں۔ (تفسیر عبدالرزاق: ۱۶۸۶، وسندہ صحیح، تفسیر طبری ۱/۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰/۱۵، وسندہ صحیح: ۲

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم سے روایت ہے کہ: ۳

جعل إبليس على ملك سماء الدنيا و كان من قبيلة من الملائكة يقال لهم الجن وإنما سموا الجن لأنهم خزان الجنة و كان إبليس مع ملكه خازنا ''ابلیس کو آسمان دنیا کی بادشاہی پر مقرر کیا گیا اور وہ فرشتوں کے ایک قبیلے میں سے تھا جنھیں جن کہتے ہیں اور انھیں اس لئے جن کہا گیا کہ وہ جنت کے خزانچی ہیں اور ابلیس اپنی بادشاہت کے ساتھ خزانچی بھی تھا۔ (تفسیر ابن جریر الطبری ۱/۱۶۸، وسندہ حسن، اسباط بن نصر حسن الحدیث

اگر سلف صالحین کے درمیان اختلاف ہوجائے تو کتاب وسنت اور راجح کو ترجیح ہوگی۔ اس مسئلے میں راجح یہی ہے کہ ابلیس فرشتوں میں سے نہیں بلکہ جنوں میں سے ہے۔ ترجیح کے چند دلائل درج ذیل ہیں:

قرآنِ مجید میں صاف لکھا ہوا ہے کہ ابلیس جنوں میں سے تھا۔ (۱)

حدیث می ابلیس کی پیدائش آگ سے بیان کی گئی ہے۔ (۲)

فرشتوں کی اولاد (نسل) نہیں ہوتی جب کہ ابلیس کی اولاد ہے۔ (دیکھئے سورۃ الکھف: ۵۰) (۳)

فرشتے ملائکہ ہونے کی صورت میں اللہ کی نافرمانی نہیں کرتے جب کہ ابلیس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ (۴)

جو علماء یہ کہتے ہیں کہ ابلیس فرشتوں میں سے تھا ان کے پاس کوئی صریح دلیل نہیں ہے بلکہ ان کا قول اہلِ کتاب (اسرائیلیات) سے ماخوذ ہے۔ (۵)

خلاصۃ التحقیق:

ابلیس (شیطان) جنات میں سے ہے۔

اس تحقیق کے بعد بین الاقوامی شہرت یافتہ مکتبہ دارالسلام کی مطبوعہ کتاب ''اسلام پر ۴۰ اعتراضات کے عقلی و نقلی جواب'' پڑھنے کا موقع ملا جس میں ڈاکٹر ذاکر عبدالکریم نائیک نے منکرینِ اسلام کے سوالات اور اعتراضات کے جوابات دیئے ہیں۔ بحیثیت مجموعی یہ انتہائی بہترین اور مدلل کتاب ہے۔

اس کتاب سے ابلیس کے بارے میں سوال وجواب بشکریہ مکتبہ دارالسلام پیش خدمت ہے: ڈاکٹر ذاکر عبدالکریم نائیک سے پوچھا گیا

قرآنِ مجید میں متعدد مقامات پر کہا گیا ہے کہ ابلیس ایک فرشتہ تھا لیکن سورۂ کہف میں فرمایا گیا ہے کہ ابلیس ایک جن تھا۔ کیا یہ بات قرآن میں تضاد کو ظاہر نہیں کرتی؟''

تو ڈاکٹر صاحب نے جواب دیا:

قرآن کریم میں مختلف مقامات پر آدم و ابلیس کا قصہ بیان کیا گیا ہے۔ سورۂ بقرہ میں اللہ تعالی فرماتا ہے: وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَٰٓئِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو، سوان سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے۔ (البقرۃ: ۳۴)

اس بات کا تذکرہ حسب ذیل آیات میں بھی کیا گیا ہے:

سورۂ اعراف کی آیت: ۱۱

سورۂ حجر کی آیات: ۳۱-۲۷

سورۂ بنی اسرائیل کی آیت: ۶۱

سورۂ طٰہٰ کی آیت: ۱۱۶

سورۂ صٓ کی آیت: ۷۴-۷۱

لیکن (۱۸) ویں سورۃ الکھف کی آیت: ۵۰ کہتی ہے:

وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَٰٓئِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ أَمْرِ رَبِّهِ ۵۰ ... سورۃ الکھف

''اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا: آدم کو سجدہ کرو تو ان سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے، وہ جنوں میں سے تھا۔ اس نے اپنے رب کے حکم کی نافرمانی کی۔''

تغلیب کا کلیہ

سورۃ البقرہ کی مذکورہ بالا آیت کے پہلے حصے سے ہمیں یہ تاثر ملتا ہے کہ ابلیس ایک فرشتہ تھا۔ قرآن کریم عربی زبان میں نازل ہوا ہے۔ عربی گرامر میں ایک کلیہ تغلیب کے نام سے معروف ہے جس کے مطابق اگر اکثریت سے

خطاب کیا جا رہا ہو تو اقلیت بھی خود بخود اس میں شامل ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر میں ۱۰۰ طالب علموں پر مشتمل ایک ایسی کلاس سے خطاب کر رہا ہوں جس میں لڑکوں کی تعداد ۹۹ ہے اور لڑکی صرف ایک ہے، اور میں عربی زبان میں یہ کہتا ہوں کہ سب لڑکے کھڑے ہو جائیں تو اس کا اطلاق لڑکی پر بھی ہو گا۔ مجھے الگ طور پر اس سے مخاطب ہونے کی ضرورت نہیں ہو گی۔

اسی طرح قرآن کے مطابق جب اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے خطاب کیا تو ابلیس بھی وہاں موجود تھا، تاہم اس امر کی ضرورت نہیں تھی کہ اس کا ذکر الگ سے کیا جاتا، لہٰذا سورۂ بقرہ اور دیگر سورتوں کی عبارت کے مطابق ابلیس فرشتہ ہو یا نہ ہو لیکن ۱۸ ویں سورۃ الکہف کی پچاسویں آیت کے مطابق ابلیس ایک جن تھا۔ قرآن کریم میں کہیں یہ نہیں کہا گیا کہ ابلیس ایک فرشتہ تھا۔ سو قرآن کریم میں اس حوالے سے کوئی تضاد نہیں۔

ارادہ واختیار جنوں کو ملا، فرشتوں کو نہیں

اس سلسلے میں دوسری اہم بات یہ ہے کہ جنوں کو ارادہ واختیار دیا گیا ہے اور وہ چاہیں تو اطاعت سے انکار بھی کر سکتے ہیں، لیکن فرشتوں کو ارادہ واختیار نہیں دیا گیا اور وہ ہمیشہ اللہ کی اطاعت بجالاتے ہیں، لہٰذا اس بات کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ کوئی فرشتہ اللہ کی نافرمانی بھی کر سکتا ہے۔ اس حقیقت سے اس بات کی مزید تائید ہوتی ہے کہ ابلیس ایک جن تھا، فرشتہ نہیں تھا۔''

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج2ص43

محدث فتویٰ